Date: __/__/20

# میدان جنگ میں ایک سپہ سالار کی حیثیت سے نبی کریم ﷺ کے کردار کا جامع خاکہ پیش کریں؛

## تعارف:

حضور پاک ﷺ دنیا کے جرنیلوں میں سب سے عظیم جرنیل تھے آپ ﷺ کے اوصاف میں قوت، بہادری، جنگی حکمت عملی سب سے اعلیٰ تھی۔ آپ ﷺ کے ان اوصاف کی بدولت مسلمانوں نے کفار کے مقابلے میں فتوحات حاصل کی اور ایک عظیم سلطنت کا قیام عمل میں آیا۔ آپ ﷺ کے غزوات کی اہم بات یہ تھی، لڑائی میں انسانی جانوں کا ضیاع کم سے کم ہوا آپ ﷺ نے اہل قتال اور غیر اہل قتال کے حقوق واضح کیے۔ آپ ﷺ کی دور اندیشی، قوت ارادی، عقلی بصیرت، نفسیات کی معرفت اور باہمی اعتماد نے مسلمانوں کو فتوحات سے ہمکنار کیا اور آپ ﷺ ایک عظیم سپہ سالار کے

Date: _/_/20

مر یئے پر فائز ہوئے۔

# میدان جنگ میں سپہ سالار کی حیثیت سے حضور پاکؐ کا کردار:

## حضور پاکؐ کی جنگی حکمت عملی:

حضور پاکؐ کی عظیم جنگی حکمت عملی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ نہایت قلیل تعداد اور ساز و سامان کے باوجود مسلمانوں سے کفار پر غلبہ حاصل کیا۔ جنگ کے دوران آپؐ خود صحابہ کرام کی صف بندی کرتے۔ جنگ کے پیش نظر مسلمانوں کے لشکر مختلف علاقوں میں بھیجے جاتے جو وہاں کے حالات کے بارے معلومات اکٹھی کرتے اور دشمن کی تیاری کے بارے میں آگاہ کرتے تھے۔

## دشمن کی ناکہ بندی اور اقتصادی دباؤ:

حضور پاکؐ کفار مکہ پر اقتصادی دباؤ بڑھانے کے لیے مسلمانوں کے لشکر ان کے علاقوں میں بھیجے۔ جو نا صرف جنگی علاقوں میں بلکہ ان کے میں بھی پر اس

Date: __/__/20

اس طرح اقتصادی
پھیلانے کا سبب بنتے۔
دباؤ بڑھانے کے لیے کفار کے تجارتی راستوں
کی ناکہ بندی کی جاتی جنگ بدر کے موقع
پر کفار کی تجارتی راستوں کو شام اور مدینے
کی طرف سے بند کر کے ان پر معاشی دباؤ
بڑھایا گیا جس کی وجہ سے بہت سے لوگ
مکہ میں افلاس کا شکار ہوئے۔

**مضبوط ارادہ:**

آپ ﷺ نے کفار کے ظلم و ستم کو
برداشت کیا۔ مضبوط ارادوں کے باعث آپ ﷺ
نے مشکل ترین حالات پر بھی قابو رکھا۔
عزت ارادی کی بدولت آپ ﷺ نے کفار مکہ کی
کی کمر توڑ دی اس کے مدینے کے اندر موجود
مختلف یہودی قبائل اور مسلمانوں کو متحد رکھا۔

## سپہ سالار کی عقلی قابلیت و بصیرت

حضور پاک ﷺ کی عقلی قابلیت
و بصیرت کا کوئی منکر نہیں ہو سکتا۔ آپ ﷺ کی جنگی
قابلیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے
کہ آپ ﷺ جس انداز سے صحابہ کرام کی صف بندی
کرتے جس طرح سے تیر اندازوں کی جگہ متعین
کرتے وہ آپ ﷺ کے تدبر کی اعلیٰ مثال ہے

Date: __/__/20

اسی طرح سے فتح مکہ کے موقع پر ابو سفیان
کو اونچی پہاڑی پر کھڑا کیا تاکہ وہ مسلمانوں
کے لشکر اپنی نگاہوں سے دیکھے اور باقی کفار
کو مسلمانوں کے غلبے سے آگاہ کرے۔

## معلومات کا حصول:

حضور پاکؐ مختلف ذرائع سے
کفار کے ارادوں اور ان کی جنگی تیاریوں کے
بارے میں معلومات اکٹھی کرتے۔ ان میں
مختلف لوگوں کے ذریعے معلومات اکٹھی کی جاتی۔

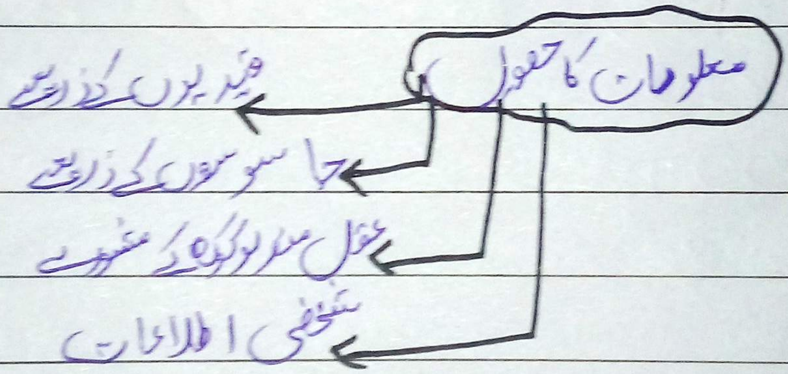


## مستقل مزاجی:

آپؐ کی مستقل مزاجی کی
دنیا میں کہیں مثال نہیں ملتی۔ جنگ کے حالات
ہو یا امن کے معاہدات آپؐ کے ارادوں اور مزاج
میں کبھی تغیر نہیں آیا۔ غزوہ احد میں مسلمانوں
کو کفار نے گھیرے میں لے لیا تو آپؐ نے اپنے

Date: __/__/20__

اعصاب برقابو رکھا اور مسلمانوں کو کامیابی سے ہمکنار کیا۔

## باہمی اعتماد:

آپ ایک عظیم سپہ سالار کے ساتھ ساتھ ایک مشفق اور مسلمانوں کے ساتھ باہمی اعتماد کے رشتے سے منسلک تھے۔ مسلمانوں نے آپ کی جنگی حکمت عملی اور قابلیت پر کبھی شک و شبہ نہیں کیا۔ باہمی اعتماد کی مثالیں نظر آتی ہیں۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر کفار کی شرائط بظاہر مسلمانوں کے لیے نقصان دہ تھی آپ نے ان کو قبول کیا اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کے لیے صلح حدیبیہ فتوحات کا باعث بنی۔

## جسمانی قابلیت و بدنی قوت:

ایک عظیم سپہ سالار کے لیے ضروری ہوتا ہے کہ وہ جسمانی لحاظ سے بھی مضبوط قوت کا مالک ہو۔ حضور پاک جسمانی قوت کے لحاظ تمام لوگوں سے زیادہ طاقتور اور مضبوط تھے۔ غزوہ خندق کی کھدائی کے موقع پر آپ نے صحابہ کرام کے ساتھ مل کر کام کیا

Date: __/__/20

کوئی بھاری پتھر اٹھانا ہو یا توڑنا ہو تو آپ ایک ضرب لگاتے اور وہ ٹوٹ جاتا۔

## غورج سے ہمدردی:

آپ اپنے ماتحت غورج کے ساتھ نہایت خندہ پیشانی سے پیش آتے آپ اپنے سپاہیوں کے ساتھ مل کر کام کرتے خندق کی کھدائی کے موقع پر آپ برابر شریک رہے۔ غزوہ بدر کے موقع پر جب مسلمانوں کے پاس سواریاں کم تھی تو آپ ~~تھیں~~ باقی لوگوں کی طرح تین تین صحابہ کرام کے ساتھ سواری میں شریک ہوتے اس طرح مسجد نبوی کی تعمیر کے موقع پر بھی آپ نے باقی صحابہ کرام کے ساتھ مسجد کی تعمیر میں حصہ لیا۔

## غیر اہل قتال کے بارے میں آپ کی تعلیمات:

غیر اہل قتال ایسے لوگوں کو کہا جاتا ہے جو کسی وجہ سے جنگ میں حصہ نہیں لے سکتے ان میں بچے، بوڑھے، خواتین، بیمار، مجنوں۔ اور معذوروں کے مجاور شامل ہیں۔ آپ جنگ کے موقع پر صحابہ کرام کو غیر اہل قتال کے

Date: __/__/20

حقوق کے حوالے سے بار بار تلقین کرتے۔
اس حوالے سے حضور پاک ﷺ نے فرمایا۔
قیام اس جگہ کرنا جہاں بستی والوں
کو تمہاری وجہ سے تکلیف نہ ہو۔ جو مقابلے پر آئے
صرف اس سے لڑنا۔ بوڑھوں، عورتوں، بچوں
پر تلوار نہ چلانا لوگوں کے باغات اور بستیوں کو
تباہ نہ کرنا۔

## اہل قتال کے حوالے سے آپ ﷺ کی تعلیمات:

اہل قتال وہ لوگ ہیں جو جنگ میں
شریک ہوتے ہیں ان کے حقوق کے حوالے
سے بھی حضور پاک ﷺ نے اپنے صحابہ کرام کو تعلیمات
دی۔

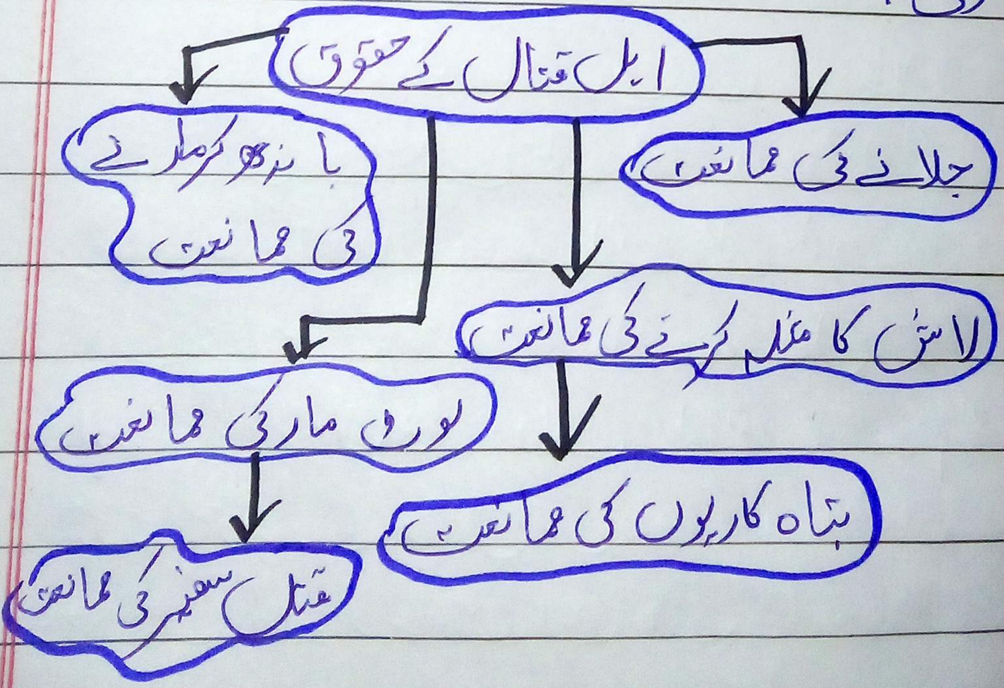

Date: __/__/20

## رسالت مآب ﷺ ایک فاتح کی حیثیت سے:

حضور پاک ﷺ جب فاتح کی حیثیت سے مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ کے جاہ و جلال تمام اہل مکہ پر ایک گہرا تاثر چھوڑا۔ آپ ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر صحابہ کرام کو احکامات دیئے جن میں۔

- جو شخص ہتھیار پھینک دے اسے قتل نہ کیا جائے۔ عیسائیوں کو قتل نہ کیا جائے۔
- جو شخص ابو سفیان کے گھر داخل ہو اسے قتل نہ کیا جائے۔
- جو شخص خانہ کعبہ میں داخل ہو اسے قتل نہ کیا جائے۔

## خلاصہ بحث:

حضور پاک ﷺ کی جنگی سپہ سالار کی حیثیت سے حکمت عملی اور کردار دنیا کے تمام سپہ سالاروں کے لیے ایک عملی نمونہ ہے۔ آپ ﷺ کی قوت ارادی، شجاعت، مستقل مزاجی اور جنگی اصولوں کی بدولت مسلمانوں نے کم عرصے میں فتوحات حاصل کی اور کفار پر غلبہ حاصل کیا۔ دنیا میں امن آپ ﷺ کے اسوہ حسنہ کی بدولت تھا۔

Date: __/__/20

# دنیا میں انسانی حقوق کی شعوری بیداری کے لیے خطبہ حجۃ الوداع اہم اور بنیادی دستاویز۔ بحث کریں؟

## تعارف:

انسانی حقوق کے بارے میں اسلام کا تصور بنیادی طور پر مساوات، عزت و تکریم پر مبنی ہے۔ قرآن مجید میں انسان کو اشرف المخلوقات قرار دیا گیا ہے قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"اور ہم نے اولاد آدم کو عزت دی"۔

اسلام میں جس طرح حقوق کی تاکید کی گئی اسطرح فرائض کا بھی حکم دیا گیا ہے۔ اس حوالے سے خطبہ حجۃ الوداع کی بہت اہمیت حاصل ہے۔ اس موقع پر نبی کریم ﷺ نے حقوق کی بیداری کے لیے مساوات، نسلی تفاخر کا خاتمہ، عزت و تکریم کی تلقین کی اس کے علاوہ خواتین کے حقوق، غلاموں کے حقوق، مال کا تحفظ، لاقانونیت کا خاتمہ، وراثت کا حق نمایاں ہے۔ نیز حضور پاک ﷺ کے خطبہ حجۃ الوداع کو انسانی حقوق کی تاریخ کے حوالے سے بنیادی حیثیت حاصل ہے۔

Date: __/__/20

# خطبہ حجتہ الوداع:

حضور پاکؐ نے 9 ذی الحج کو حج کے موقع پر میدان عرفات میں خطبہ حجتہ الوداع دیا۔ آپؐ عرفات میں تشریف لائے وہاں قیام کیا اور اپنی اونٹنی لانے کا حکم دیا اس پر سوار ہو کر آپؐ بطن وادی میں تشریف لے گئے۔ وہاں آپؐ نے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء ادا کی اس کے بعد دیا کا تاریخی خطبہ دیا۔

## انسانی حقوق کی شعوری بیداری کیلئے خطبہ حجتہ الوداع ایک بنیادی دستاویز:

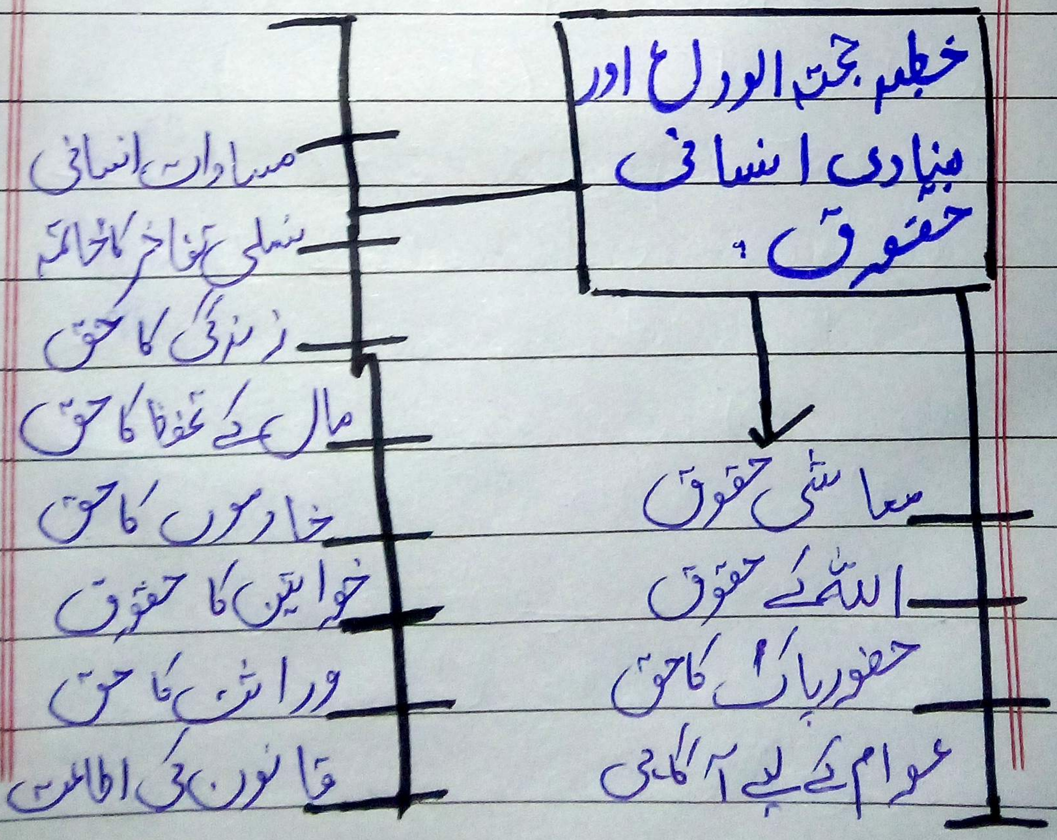

Date: __/__/20

## مساوات انسانی کا تصور:

مساوات انسانی کی ضرورت اور اہمیت کو واضح کرتے ہوئے حضور پاک ﷺ نے فرمایا۔

"اے لوگوں ہم سب کو اللہ نے ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہارے قبیلے بنا دیے تاکہ تم پہچانے جا سکو۔ تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے۔ جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو! کسی گورے کو کالے پر اور عربی کو عجمی پر کوئی فوقیت حاصل نہیں!"

## حقوق کی ادائیگی کا حکم:

حقوق کی ادائیگی کے حوالے سے آپ ﷺ نے فرمایا۔

"قریش کے لوگو ایسا نہ ہو کہ تم قیامت دن آؤ اور تمھاری گردنوں پر دنیا کا بوجھ لدا ہوا ہو اور دوسرے لوگ آخرت کے سامان سے کیسا تھ آئے اگر ایسا ہوا تو میں تمھارے کچھ کام نہیں آ سکوں گا"

## نسلی تفاخر کا خاتمہ:

نسلی تفاخر کے خاتمہ کے حوالے سے آپ ﷺ نے فرمایا "قریش کے لوگو! خدا نے

Date: __/__/20

تمہارے جھوٹے تکبر کو ختم کر ڈالا اور باپ دادا کے کارناموں پر فخر کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہیں"۔

## خواتین کے حقوق:

آپ ﷺ نے خواتین کے حقوق کے حوالے سے تاکید کی اور فرمایا "اے لوگوں عورتوں کے معاملے میں اللہ سے ڈرتے رہو"۔ آپ ﷺ نے عورت کو ماں، بہن، بیٹی اور بیوی کے حوالے سے معاشرے میں اعلیٰ مقام عطا فرمایا۔

## خادموں کے حقوق:

آپ ﷺ نے خادموں کے حقوق بھی واضح کیے اور فرمایا

اپنے غلاموں کا خیال رکھو انہیں وہی کھلاؤ جو خود کھاتے ہو اور وہی پہناؤ جو خود پہنتے ہو، اور ان کے معاملے میں اللہ سے ڈرتے رہو۔

## لاقانونیت کا خاتمہ:

آپ ﷺ نے اپنے خطبے میں ہر طرح کی لاقانونیت کا خاتمہ کیا اس حوالے سے فرمایا

Date: __/__/20

اور دور جاہلیت کا سب کچھ میں نے اپنے پیروں تلے روند دیا زمانہ جاہلیت کے سارے خون کالعدم قرار دیے پہلا خون انتقام جو میرے خاندان کے فرد سے متعلق ہے اسے میں کالعدم قرار دیتا ہوں۔"

## وراثت کا حق:

آپ نے وراثت کے حوالے سے حقوق واضح کیے۔ زمانہ جاہلیت کے برعکس خواتین کو جائیداد میں حصہ دار قرار دیا۔ اس حوالے سے آپ نے اپنے خطبے میں فرمایا۔ "لوگوں خدا نے ہر حقدار کا اس کا حق خود دے دیا اب کوئی وارث کے حوالے سے وصیت نہ کرے۔"

## معاشی استحصال سے تحفظ کا حق:

آپ نے زمانہ جاہلیت کے ہر طرح کے معاشی استحصال کو ختم کیا آپ نے فرمایا "اب زمانہ جاہلیت کے سود کی کوئی اہمیت نہیں پہلا سود جسے میں معاف کرتا ہوں وہ عبدالمطلب کے خاندان کا سود ہے۔"

Date: __/__/20__

## قانون کی اطاعت:

قانون کی اطاعت کو آپ ﷺ نے ہر کسی کے لازم و ملزوم قرار دیا اس بارے میں خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا۔

"میں تمہارے درمیان ایسی چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں اگر تم اس پر قائم رہے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے اور وہ ہے اللہ کی کتاب"۔

## قرض کی وصولی کا حق:

خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر قرض کی وصولی کے حوالے سے بھی آپ ﷺ نے جامع احکامات دیے۔ آپ نے فرمایا۔

"قرض کی ادائیگی کرنی چاہیے، تحفے کا بدلہ دو، عاریتاً لی ہوئی چیز کی ادائیگی کرو اور جو ضامن بنے وہ تاوان ادا کرے"۔

## شیطان کے راستے پر چلنے کی ممانعت:

آپ نے اپنے خطبے میں شیطان کے راستے پر چلنے کی سختی سے ممانعت کی آپ ﷺ نے فرمایا

"شیطان کو اب کوئی توقع نہیں کہ اس شہر میں اس کی پوجا ہوگی ہاں اگر تم کچھ معاملات میں دین کو کم اہمیت دیتے ہو تو وہ اس پہ راضی ہے۔

Date: __/__/20__

اس سے اپنے دین کی حفاظت کرو"۔

## اللہ تعالیٰ کے حقوق:

حقوق العباد کے ساتھ ساتھ
آپ نے حقوق اللہ کی بھی تاکید فرمائی۔
اس حوالے سے آپ ﷺ نے فرمایا:
"لوگوں اپنے رب کی عبادت کرو
پانچ وقت کی نماز ادا کرو رمضان کے روزے رکھو، زکوٰۃ
ادا کرو تو تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے"۔

## عوام الناس کا پیغام ہدایت سے آگاہی کا حق:

آپ ﷺ نے فرمایا
"سنو جو لوگ یہاں موجود ہیں انہیں
چاہیے کہ یہ باتیں ان لوگوں تک پہنچائے جو یہاں
موجود نہیں ہو سکتا ہے کوئی تم سے زیادہ عقل اور
سمجھنے والا ہو"

## حضور پاک ﷺ کا حق:

آپ ﷺ نے لوگوں کو مخاطب
کرتے ہوئے فرمایا۔ "اے لوگو تم سے میرے

Date: __/__/20__

بارے میں سوال کیا جائے گا تم کیا جواب دو گے۔
لوگوں نے کہا ہم اس بات کی شہادت دیتے
ہیں کہ آپ نے امانت پہنچا دی اور رسالت
کا حق ادا فرمایا۔"
یہ سن کر آپ ﷺ نے اپنی انگشت شہادت
آسمان کی طرف بلند کی اور فرمایا
"اے اللہ گواہ رہنا اے اللہ گواہ رہنا"۔

## خلاصہ بحث :

انسانی کی اہمیت کے حوالے
سے حضور پاک ﷺ کا خطبہ حجۃ الوداع ایک تاریخی
دستاویز ہے جو نا صرف مسلمانوں بلکہ
تمام دنیا کے لوگوں کے لیے مشعل راہ ہے آپ ﷺ
کے مساوات، آزادی اور عزت و تکریم کے
احکامات پر عمل کر کے لوگ مساوی حقوق
حاصل کر سکتے ہیں۔ لیکن آج کے زمانے میں
بھی زمانہ جاہلیت جیسی تقسیم، عدم مساوات
اور ناانصافی اپنے عروج پر پہنچ چکی اس
کی سب سے بڑی وجہ اللہ اور اس کے
رسول ﷺ کے احکامات سے دوری ہے۔ ضرورت
اس بات کی ہے کہ آپ ﷺ کے بتائے ہوئے اصولوں
کو زندگی کے ہر شعبے میں نافذ کیا جا سکے۔